شذرات

۱۹۱۴ — ۱۹۱۸ء کی پہلی جنگِ عظیم کے بعد جب اسلامی ملکوں میں قومی آزادی اور اصلاح و ترقی کی تحریکیں شروع ہوئیں تو مصطفیٰ کمال اتاترک نے ترکی کی تشکیلِ جدید میں اپنے ہاں کے علمائے دین سے مدد لینے کی چنداں ضرورت محسوس نہ کی، اور مسلمانوں کی قومی زندگی کی تعمیر میں علماء بحیثیت مجموعی جو تخلیقی و اصلاحی کردار انجام دے سکتے تھے، اس کی اہمیت نہ سمجھی۔ اس کا جو بُرا ردِ عمل ہوا اس کی تفصیلات چند سال پہلے دنیا کے سامنے آچکی ہیں۔ ایک مسلمان ملت میں علماء کا ایک مستقل مقام ہے۔ اور تاریخ نے انہیں ایک ایسی حیثیت دی ہے جسے کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمانوں کے ہاں مسجد صرف ایک عبادت گاہ ہی نہیں بلکہ وہ ان کی اجتماعی زندگی کا بھی ایک مرکز ہے اور مسجد کے ذریعہ عوام مسلمانوں کے جس آسانی سے رابطہ قائم ہو سکتا ہے، ہمارے ہاں اس طرح کا اور کوئی ادارہ اب تک وجود میں نہیں آ سکا۔ مانا کہ ہر اسلامی ملک میں صنعتیں لگ رہی ہیں اور ان کی وجہ سے اجتماعی زندگی میں تبدیلیاں ہو رہی ہیں لیکن مسجد کی مرکزیت اب تک باقی ہے اور پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ جمعہ کی نمازیں ان میں جس طرح اجتماع ہوتا ہے اسے دیکھ کر کوئی بھی قومی قیادت مسجد اور اس کے ساتھ علماء کی اہمیت اور قومی زندگی کی اصلاح و ترقی میں ان کے مفید عنصر ہونے سے انکار نہیں کر سکتی۔

جس دور میں اس وقت ہم داخل ہو رہے ہیں اس کی سب سے بڑی ضرورت قومی پیداوار کو بڑھانے کی ہے۔ اگر ہماری قومی پیداوار نہ بڑھی تو اس وقت ہمارا جو حال ہے کہ باہر سے اناج درآمد کر کے ہم فاقے مرنے سے بچ رہے ہیں آگے چل کر اس سے بُرا حال ہو گا۔ قومی پیداوار نہ بڑھنے سے بیکاری پھیلے گی، تن ڈھانکنے کو کپڑا اور سر چھپانے کو چھت تک میسر نہیں آئے گی۔ ہم اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دے سکیں گے۔ اور ملک کے دفاع کا معاملہ تو بے شمار خرچ چاہتا ہے اسے پورا کرنا تو اور مشکل ہو گا۔ قومی پیداوار کو صرف مادی ذرائع سے بڑھایا نہیں جا سکتا اس لئے قوم کے اخلاق بھی اچھے ہونے چاہئیں اس میں معنوی قوت ہونی چاہئے اس کے سامنے زندگی کا کوئی بلند نصب العین ہونا چاہئے۔ آج یہ سب لوازم صرف اس طرح پورے کیے جا سکتے ہیں کہ عوام کو متحرک کرنے اور ان کی تہذیب و اصلاح میں قومی قیادت کو علمائے دین کا پورا تعاون حاصل ہو۔

یہ زمانہ نظری بحثوں کا نہیں اور نہ اس میں مذہبی مناظروں اور مجادلوں سے کچھ حاصل ہو گا ہر اسلامی ملک کو سنگین مسائل سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے، اور وہ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے، زیادہ سنگین ہوتے جا رہے ہیں۔ ان مسائل